اَذانِ بِلال کا ذِکرِ خیر

09 July 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوتِ اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے دِن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہو گا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** درودِ پاک کیسی اعلیٰ نیکی ہے...!! اس کی بَرَکت سے قُربِ مصطفےٰ نصیب ہوتا ہے۔ مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس **حدیثِ پاک** کی شرح میں فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

1...ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاءفی فضل الصلوۃ...الخ، صفحہ:144، حدیث:484۔

وَسَلَّم کے ساتھ رہے گا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی (یعنی قُربت، نزدیکی) نصیب ہونے کا ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ درود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور درودِ پاک پڑھنے سے بزمِ جنّت کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔[1]

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رضا | لَوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں[2]

وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جوشِ عشق دیکھئے! فرمارہے ہیں: اے رضا آروزِ قیامت میں عشقِ رسول اور وارفتگی و محبّت کے مزے لُوٹوں گا، جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہاتھ آئے گا تو عشق و محبّت میں لَوٹ پوٹ ہو (یعنی مچل) جاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:100 بتغیر قلیل۔
2…حدائقِ بخشش، صفحہ:104۔
3…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

پیارے اسلامی بھائیو! 20 مُحرَّم شریف کو عظیم عاشقِ رسول حضرت بِلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یومِ وِصال منایا جاتا ہے۔ اِسی مُناسبت سے آج ہم حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ذِکرِ خیر کرنے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

❁ ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مشہور صحابیِ رَسُول ہیں ❁ آپ کا نامِ مبارک: **بِلال** اور لقب ہے: **مُؤَذِّنِ رَسُول** ❁ بلکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (یعنی تمام اذان دینے والوں کے سردار) کا خطاب دیا[1] ❁ حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ **سابِقُ الْاِسْلام** ہیں یعنی آپ نے ابتداءِ اسلام ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا ❁ غُلامی سے آزادی نصیب ہونے کے بعد سے لے کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری تک آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر رہے ❁ آپ **مُؤَذِّنِ رسول** بھی ہیں اور **خازِنِ مصطفےٰ** بھی ہیں یعنی رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مالی مُعاملات کی دیکھ بھال کی ذِمّہ داری بھی آپ کو عطا کر رکھی تھی ❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مُلکِ شام (**Syria**) تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں رہے ❁ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سن 20 ہجری کو اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے۔ آپ کا مزارِ مبارک مُلکِ شام میں ہے۔[2]

1...سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:220۔
2...اُسد الغابہ، جلد:1، صفحہ:415و416، ملتقطاً۔

اسلام کا جمال ہے تیرے جمال سے	سیرت تری ہے دِین کی اِک ترجماں بلال
کیا کیا ستم نہ ڈھائے تھے تجھ پر اُمَیَّہ نے	اقرارِ حق سے پھسلی نہ تیری زباں بلال
مکہ اَحَد اَحَد کی صداؤں سے گونج اٹھا	خورشیدِ انقلاب تھا تیرا بیاں بلال
بُوبکر نے خرید کے ایسے بڑھائے دام	دولت اگر زمیں ہے تو تُو آسماں بلال

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان میں آیات

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور آپ جیسے دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم جو پہلے غُلامی کی زندگی گزار چکے تھے، ان کی شان میں یہ آیت نازِل ہوئی:[1]

وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ (پارہ7، سورۂ انعام:52)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور ان لوگوں کو دُور نہ کرو جو صبح وشام اپنے ربّ کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ اِن صحابہ کو ہرگز اپنی بارگاہ سے دُور مت فرمایئے، یہ تو وہ نیک اور پارسا لوگ ہیں جو صبح و شام اللہ پاک کی عِبَادت کرتے ہیں اور عِبَادت بھی کیسی...؟ دِکھاوے کی نہیں، ریاکاری والی نہیں، دُنیوی لالچ والی عِبَادت نہیں بلکہ یہ عِبَادت کرتے ہیں اور یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اپنی اس عِبَادت سے صِرْف اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہیں۔[2]

1... تفسیر قرطبی، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:52، جلد:3، صفحہ:228۔
2... تفسیر طبری، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:52، جلد:5، صفحہ:199، رقم:13261 خلاصۃً۔

اللہُ اَکْبَر! اِن صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی شان میں اللہ پاک مزید ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَۙ (پارہ7، سورۂ انعام:54)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب آپ کی بارگاہ میں وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: **تم پر سلام** تمہارے رب نے اپنے ذِمّۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ پاک لوگ (یعنی حضرت بلال، حضرت صہیب رُومی رَضِیَ اللہُ عَنہما وغیرہ) جب آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوں تو آپ ان کی عِزّت افزائی کیجیے! ان کے ساتھ سلام میں پہل کیجیے! اور انہیں یہ خوشخبری سُنا دیجیے کہ اللہ پاک نے فَضْل کرتے ہوئے اپنے ذِمّۂ کرم پر رحمت لازِم کرلی ہے۔[1]

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیات نازِل ہوئیں تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بُلایا، ہم حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم یہی آیات تلاوت فرما رہے تھے، اس دِن سے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا قریب بٹھاتے کہ ہمارے گھٹنے جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے گھٹنوں کے ساتھ مل جایا کرتے تھے۔[2]

جب تک بِکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا | تم نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:54، جلد:3، صفحہ:118، خلاصۃً۔
2... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مجالسۃ الفقراء، صفحہ:671، حدیث:4127 ملخصًا۔

دُنیائے اسلام کے پہلے مؤذِّن

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُنیائے اسلام کے پہلے مُؤَذِّن ہیں۔ جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ پاک تشریف لائے، یہاں آکر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نبوی شریف تعمیر فرمائی، اب مسلمانوں کے لیے ایک مرکز تو بن چکا تھا مگر نماز کے وقت لوگوں کو بُلانے کا کوئی واضح طریقہ اُس وقت تک موجود نہیں تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو خواب کے ذریعے اذان سکھائی گئی۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان دونوں حضرات کا خواب سُنا تو فرمایا:

يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ

ترجمہ: بِلال...!! اُٹھو...!! جو عبد اللہ بن زید بتاتے ہیں، اس کے مطابق اذان دو۔ (1)

چنانچہ اِسلام کی تاریخ میں یہ پہلی اذان تھی جو حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دِی۔

بلال ہمیں اذان سے راحت پہنچاؤ!

پیارے اسلامی بھائیو! اَوَّل تو اذان خُود ذِکرِ خُدا اور رسُول ہے، پھر اس کے ساتھ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اِخْلاص اور عشقِ رسول کی دِل کشی بھی شامِل ہو جاتی، اس کے ساتھ ساتھ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آواز مبارک ویسے ہی بہت خوبصُورت اور سوز و گُداز سے بھرپُور تھی، چنانچہ جب مدینۂ پاک کی گلیوں میں حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی اذان کی آواز گونجتی تو دِلوں میں اِیْمان کی تازگی بھرتی چلی جاتی تھی۔

1... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب بدء الاذان، صفحہ:92، حدیث:498۔

ایک حدیثِ پاک میں ہے: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جب کبھی غمگین ہوتے تو حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے فرماتے:

قُمْ یَا بِلَالُ، فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ

ترجمہ: بلال! اُٹھو...!! نماز کے لیے اذان دے کر ہمارے دِل کو راحت پہنچاؤ...!![1]

حضرت مولانا رُوم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: اَصْل میں حضرت بِلال رضی اللہ عنہ بہت ہی باکمال و بے مثال شخصیت ہیں، آپ کے دِلِ پاک میں اللہ و رسول کی محبّت رَچ بَس چکی تھی، لہٰذا محبّتِ اِلٰہی سے سرشار دِل میں سے نکلی ہوئی اذانِ بلال سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم راحت پاتے تھے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! کیا عظیم شانِ بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہے، آپ کی اذان کی آواز راحتِ جانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا سبب بنتی تھی۔

سُنا ہے نام میں اثرات آہی جاتے ہیں | مگر بلال کے جیسا کوئی بِلال نہیں

اذان سے پہلے اور بعد کے مَعْمُولات

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا اذان دینے کا انداز بھی بڑا اَثر والا اور خوبصُورت تھا۔ **روایات میں ہے:** فجر کے وقت حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اذان دینے کی جگہ پر وقت سے پہلے ہی پہنچ جاتے، وہیں بیٹھ کر فجر کا وقت شروع ہونے کا انتظار کرتے رہتے، جب وقت ہو جاتا تو پہلے یُوں دُعا کرتے: اے اللہ پاک! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں، اس بات پر کہ قریش ہدایت قبول کریں اور تیرے دِین کے خِدْمتگار بن جائیں۔ اس کے بعد اذان کہتے۔

1...ابوداود، کتاب الادب، باب فی صلاۃ العتمۃ، صفحہ: 780، حدیث: 4986۔
2...مثنوی معنوی، دفتر اوّل، صفحہ: 71، ملخصاً۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا مَعْمُول مبارک تھا نمازِ تَہَجُّد ادا فرمانے کے بعد کچھ دَیر آرام فرماتے۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جب اذانِ فجر دے لیتے تو دروازۂ مصطفےٰ پر حاضِر ہوتے، عرض کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! پھر عرض کرتے: اَلصَّلَاۃُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! آپ پر سلام ہو، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! نمازِ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! آپ غور فرمایئے! آج دُنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں مؤذِّن موجود ہیں مگر حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اس نصیب پر قربان جایئے! اذان کے بعد محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا یُوں دِیدار پانے کا شرف صِرْف حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو حاصِل تھا۔

خُوشا وہ وقت کہ طیبہ مقام تھا تیرا | خُوشا وہ وقت کہ دِیدار عام تھا تیرا

پیارے اسلامی بھائیو! بعض دفعہ شیطان ذِہنوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام کیوں پڑھا جاتا ہے...!! آپ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا انداز مبارَک دیکھیے...!! آپ اذان پڑھتے، اس کے بعد صِرْف صلوٰۃ و سلام عرض نہ کرتے بلکہ دروازۂ مصطفےٰ پر حاضِر ہو کر سلام پیش کیا کرتے تھے۔

آہ! آج ہمارے ایسے نصیب کہاں...؟ ہم اذان تو پڑھ سکتے ہیں مگر اس کے بعد دروازۂ مصطفےٰ پر حاضِر ہو کر حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرح سلام عرض نہیں کر سکتے، لہٰذا سوزِ بلال کا فیضان پانے، ادائے بِلال کو ادا کرنے اور دِل کو تسکین دینے کے لیے دُور ہی سے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے حُضُور صلوٰۃ و سلام عرض کر لیتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...امتاع الاسماع، جلد:10، صفحہ:131۔

جب اذانِ بلال کی نقل اُتاری گئی

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بھی کیا نِرالی شان ہے۔ آپ کی محض نقل کر لینے سے کیا کیا برکتیں نصیب ہوتی ہیں، روایت سنیے! حضرت **ابو مَحْذُورَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکّہ پاک کے مؤذِّن تھے۔

یعنی جیسے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مدینۂ پاک میں اذانیں پڑھا کرتے تھے، حضرت **ابو مَحْذُورَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکّہ شریف میں اذان پڑھا کرتے تھے۔ حضرت **ابو مَحْذُورَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو یہ شرف، یہ ذِمّہ داری کیسے نصیب ہوئی، آپ اس کا واقعہ خُود بیان کرتے ہیں، اس وقت حضرت **ابو مَحْذُورَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ چھوٹی عمر کے تھے، چونکہ اِسْلام بھی ابھی قبول نہیں کیا تھا، چنانچہ مسلمانوں کی اداؤں اور مَعْمُولات کو پسند نہیں کرتے تھے۔

فرماتے ہیں: فتحِ مکّہ کے بعد کی بات ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَفَر میں تھے، راستے میں ایک مقام پر نماز کا وقت ہو گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو اذان پڑھنے کا حکم دیا۔ حضرت **ابو مَحْذُورَہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم چھوٹے بچے قریب ہی ایک جگہ سے گزر رہے تھے، چنانچہ میں نے جب اذانِ بلال کی آواز سُنی تو (چونکہ غیر مسلم گھرانے میں پرورش پائی تھی)، لہٰذا مذاق اُڑانے کی نیت سے میں نے اَذانِ بلال کی نقل اُتارنی شروع کر دی۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سُنی تو مجھے اپنی خِدمت میں بُلایا (اب جنابِ ابو مَحْذُورَہ ڈر رہے تھے کہ نہ جانے کیا سزا ملے گی) مگر

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہو گی یا روزِ جزا
دِی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں[1]

1…حدائِقِ بخشش، صفحہ:110۔

جنابِ **ابو مَحْذُورہ** فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے قریب کیا اور فرمایا:

قُمْ فَاَذِّنْ

ترجمہ: کھڑے ہو کر اذان پڑھو...!!

کہتے ہیں: میرا دِل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر میں کھڑا ہو گیا، اذان پڑھنی شروع کی، درمیان میں جہاں جہاں الفاظ بُھول رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھے بتا رہے تھے۔ جب میں اذان مکمل کر چُکا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے انعام میں سونے سے بھری ہوئی تھیلی عطا فرمائی اور میرے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر پھیرتے ہوئے سینے تک لے آئے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے معجزہ نُما ہاتھوں کی برکت تھی کہ میرے دِل میں جو اسلام اور مسلمانوں کی نفرت تھی، سب اسی وقت ختم ہو گئی اور میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ فرماتے ہیں: کلمہ پڑھنے کے بعد میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھے مکّہ کا مؤذِّن مُقرّر فرما دیجیے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میری درخواست قبول فرمائی اور مجھے حرمِ مکّہ کا مؤذِّن بنا دیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کہتے ہیں نا کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ حضرت **ابو مَحْذُورہ** رَضِیَ اللہُ عنہ کو اسی نقل کا فیضان مِل گیا۔ آپ نے اگرچہ دِلی نفرت کے سبب نقل اُتاری تھی مگر نقل تو محبوبِ خُدا اور محبوبِ مصطفےٰ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی اُتار رہے تھے، بَس اِسی نقل اُتارنے نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی توجُّہ مبارک کو اپنی جانِب

1... سیرت حلبیہ، باب ذکر مغازیہ، فتح مکۃ شرفھا اللہ تعالیٰ، جلد:3، صفحہ:145۔

کر لیا۔ پھر کیا کیا برکات ملیں...! سُبْحٰنَ الله! پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفقتیں بھی نصیب ہوئیں، ہاتھ مبارَک کی برکتیں بھی ملیں، اِیْمان بھی مِلا اور حرمِ مکّہ کا مؤذِّن بن جانے کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔

کعبے کی چھت پر اذان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی اذانوں کی نِرالی شان ہے۔ آپ نے ایک ایسی اذان بھی پڑھی ہے کہ ایسی اذان پڑھنے کا شرف آپ کے سِوا کسی کو نہیں مِل سکا۔ **روایات میں ہے:** فتحِ مکّہ کا موقع تھا، وہ شہر جہاں سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے، وہ گلیاں جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثاروں یعنی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے تھے، وہ گھر، وہ محلے (Neighborhoods) جہاں مسلمانوں کا جینا دُشوار ہو گیا تھا، 9 ہجری (یعنی ہجرتِ مدینہ سے 9 سال بعد) پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان گلیوں، ان محلوں، اس شہرِ مکہ میں فاتِح بن کر تشریف لائے، اس پاکیزہ شہر کو شرک کی گندگی سے پاک کر دیا گیا، کعبہ مبارَک جسے زمانۂ جاہلیت میں شِرک سے آلُودہ کر دیا گیا تھا، ایک بار پِھر اسے مرکزِ تَوحِید بنا دیا گیا، اس موقع پر مکّہ کے بڑے بڑے سردار موجود تھے۔ یُوں کہہ لیجیے کہ سارے مکّے والوں کی نگاہیں ہی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جانِب لگی ہوئی تھیں۔ اتنے میں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

اب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سچّے عاشِق حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو وہ شرف، وہ عظمت بخشی جو نہ اس سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی تھی، نہ آپ کے

بعد کسی کو نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے بِلال...!! آج (کعبے کے سامنے کھڑے ہو کر نہیں بلکہ) کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان پڑھو...!!

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شانِ کریمی ہے، وہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ ۞ جنہیں اسی شہرِ مکہ میں غُلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا تھا ۞ جنہیں اسی مکّہ شریف میں تپتی ریت پر لٹا کر اُوپَر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے تھے ۞ جن پر مکّے کی گلیوں میں پتھر برسائے جاتے تھے، وہی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ...!! آج کعبے کی چھت پر چڑھ چکے ہیں۔

یہ گویا تمام سردارانِ مکّہ کو ایک خاموش پیغام تھا کہ اے غیر مسلم سردارو...!! دیکھ لو! عزّت اللہ پاک کے ہاتھ ہے، یہ غُلامی اور آزادی، حبشی و رُومی کا فرق یہ تمہارا اَپنا بنایا ہوا ہے، ورنہ حقیقت میں سب اللہ پاک کے بندے ہیں، سبھی حضرت آدم علیہ السلام و حواء رضی اللہ عنھا کی اَوْلاد میں سے ہیں۔ عزّتوں کا معیار رنگ و نسل نہیں بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبولیت ہے، جو اللہ پاک کی بارگاہ کا مقبول ہو، جو دامنِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے لپٹ جائے، چاہے نسلی اعتبار سے حبشی ہی کیوں نہ ہو، اللہ و رسول اُسے ایسی عزّت سے نوازتے ہیں کہ بڑے بڑے سردار بھی اُن کی عظمت کو ٹوپی سنبھال کر، چہرے اُٹھا کر دیکھتے ہیں۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا | جس کے حُضُور ہو گئے، اس کا زمانہ ہو گیا

خیر! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے، اذان پڑھنا شروع کی۔ روایت کے الفاظ ہیں: جب آپ اذان پڑھتے پڑھتے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ

پر پہنچے تو آپ نے آواز مزید اُونچی کر دی، روایت کے الفاظ ہیں:

وَرَفَعَ صَوْتَهُ كَأَشَدِّ مَا يَكُونُ

یعنی حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہ عنہ جتنا زور لگا سکتے تھے، جتنی اُونچی آواز میں پڑھ سکتے تھے، اتنا زور لگا کر پڑھا:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابو جہل کی بیٹی حضرت جُوَیرِیَہ رَضِیَ اللّٰہ عنہا جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا، انہوں نے جب مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک کعبے کی چھت سے پُورے مکے میں گونجتا ہوا سُنا تو بولیں:

لَعَمْرِی رُفِعَ لَكَ ذِكْرُكَ

میری جان کی قسم...!! اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ذِکْر آپ کے لیے بلند کر دیا گیا ہے۔[1]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ماشآءَ اللہ
مِٹ گئے آپ مِٹانے والے

ایک وَضاحت سُن لیجیے! لَعَمْرِی (یعنی میری جان کی قسم) عَرَب کا مُحَاوَرہ تھا، یہ لوگ عموماً اس طرح بولتے تھے۔ حضرت جُوَیرِیَہ چونکہ اس وقت تک مسلمان نہیں تھیں، اِس لیے انہیں مسئلہ مَعْلُوم نہیں تھا، ورنہ اللہ پاک کے عِلاوہ کسی کی بھی قسم کھانا جائِز نہیں ہے، مثلاً ❁ مجھے میرے بچوں کی قسم ❁ ماں کی قسم ❁ میرے سر کی قسم ❁ تیرے سر کی قسم! یہ سب انداز نَاجائِز ہیں۔[2]

1...امتناع الاسماع، جلد:13، صفحہ:385۔
2...بدائع الصنائع، کتاب الایمان، فصل فی الیمین بغیر اللہ عزوجل، جلد:4، صفحہ:60 ماخوذاً۔

تقویٰ عزّت کا معیار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ ذرا تَصَوُّر باندھیے! وہ کیسا حَسین، کیسا پیارا، نِرالا مَنْظر ہو گا، مکّے کی وادِی ہے، محبوبِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آن بان شان کے ساتھ کعبہ شریف کے رُوبرُو موجُود ہیں، سب سرداران مکّہ سَر جھکائے حاضِر ہیں اور حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کعبے کی چھت پر کھڑے ہوئے ہیں۔

جب مکّے کے بڑے بڑے سرداروں نے یہ مَنْظَر دیکھا تو ان کے کلیجے پگھل گئے، زمانۂ جاہلیت کا سارا غرور خاک میں مِل گیا۔ ذہنوں (**Minds**) میں خیال اُبھر رہے تھے کہ کل کا غُلام، آج کعبے کی چھت پر اذان دے رہا ہے (یہ سَعَادت تو کسی اُونچے رُتبے والے کو ملنی چاہئے تھی)، اُن کے ذہنوں میں یہ وَسوسے آہی رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السَّلام حاضِر ہو گئے، قرآنِ کریم کی یہ آیتِ کریمہ اُتری، اللہ پاک نے فرمایا:[1]

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (پارہ:26، سورۂ حجرات:13)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

یعنی اے سردارانِ مکّہ...!! عزّت، شرف، بزرگی مال و دولت سے نہیں ملتی، نسبی تعلق سے نہیں ملتی، عزّت و شرف کی دولت اللہ پاک کے فضل سے ملتی ہے اور اسے ملتی ہے جو زیادہ تقویٰ اِختیار کرتا ہے۔ چونکہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ تم سے زیادہ تقوے والے ہیں، سابِقُ الاسلام (شروع ہی میں اسلام قبول کرنے والے) ہیں، راہِ خُدا میں قربانیاں پیش فرمانے والے ہیں، لہٰذا کعبے کی چھت پر اذان دینے کا شرف انہی کو زَیب دیتا ہے۔

1...اسباب النزول للواحدی، صفحہ:304، رقم:816 بتصرف۔

تقویٰ اپنا لیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تقویٰ اپنا لینا چاہیے۔ تقویٰ کیا ہے؟ اللہ پاک سے ڈرنا، گُناہوں سے بچنا، نیکیوں میں زندگی گزارنا۔ یہ تقویٰ ہے۔ عُلَمائے کرام نے تقویٰ کی جو وضاحت اور تشریح لکھی ہے، اس کا خُلاصہ یہی نکلتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک سے ڈرنے والے بن جائیں، گُناہوں سے بچنے والے بن جائیں۔ حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللهِ فَاِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ یعنی تم پر تقویٰ لازم ہے کہ بے شک تقویٰ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔ (1)

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت	کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا	یا اللہ! مری جھولی بھر دے (2)

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ایک ایمان افروز اذان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرتِ پاک میں ایک بہت ہی اِیمان افروز اذان کا ذِکر بھی ملتا ہے۔ اس اذان کا ذِکرِ خیر سنیے اور اِیمان تازہ کیجیے! روایت ہے: جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم پر گویا قیامت ٹوٹ گئی تھی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم غم سے نڈھال ہو گئے تھے، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو بھی وِصالِ مصطفےٰ کا بہت صدمہ ہوا۔

1...مسند ابی یعلی، جلد:1، صفحہ:324، حدیث:1001۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:123۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ تو یُوں بھی **مُؤَذِّنِ رسول** ہیں، مؤَذِّن اور امام کا آپس میں جُدا قسم کا ہی **تَعلُّق** ہوتا ہے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا کرتے تھے، اب جب مَحۡبُوب آقا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کے لیے جینا محال ہو گیا ❁ وہ گلیاں جہاں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے ❁ اُن گلیوں سے گزرتے ہوئے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کا کلیجہ منہ کو آتا ہے ❁ جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو مدینۂ پاک کے در و دِیوار پر نُور کی شُعَائیں پڑا کرتی تھیں، اب ان دیواروں کو دیکھ دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو مَحۡبُوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یاد ستاتی ہے۔

گَلِیاں سُنجِیاں دِسّن مَیْنُوں، وِیڑا کھاوَن آوے
غُلَام فَرِیدَا! اُوتھے کِی وَسنا جِتّھے مَاہِی نَظَر نَہ آوے

وضاحت: گلیاں سُونی سُونی دکھائی دیتی ہیں، گھر کھانے کو آتا ہے یعنی گھر میں بھی دِل نہیں لگتا، اے غُلام فرید! وہاں کیا جینا جہاں مَحۡبُوب ہی نظر نہ آئے۔

اب مدینۂ پاک کی ان گلیوں میں زِندگی گزارنا دُشوار تھا، چنانچہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ مُلکِ شام تشریف لے گئے مگر آہ! حُضُور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو یہاں بھی نہیں ہیں، دیدارِ حبیب کے جام تو یہاں بھی نہیں ملتے، یادِ مصطفےٰ تو یہاں بھی تڑپاتی ہے۔

حَکِیماں طَبِیْباں دِے وَس دِی اَے گَل نَئیں | مِرے رَوگ دَا ہَور کِدھرے وِی حَل نَئیں
تُوں آجَا وِکھاجا اَو صُورت پیاری

وضاحت: میں بیمارِ عشق ہوں، میری بیماری کا علاج حکیموں یا ڈاکٹروں کے پاس نہیں۔ یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرا علاج صرف آپ کی سوہنی سوہنی صورت کا دیدار ہے۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ملکِ شام میں ہیں، یادِ مصطفےٰ یہاں بھی تڑپاتی ہے، ہجر و فراق سے سینہ یہاں بھی جَل رہاہے۔ اللّٰہ! اللّٰہ! دِن کیسے گزرتے ہوں گے، راتیں کیسے بَسَر ہوتی ہوں گی...؟

وہ آرہے ہیں، وہ آتے ہیں، آرہے ہوں گے | شَبِ فراق یہ کہہ کر گزار دی ہم نے

پہلے جب رات کو سوتے تھے، ایک آس ہوتی تھی، ایک اُمّید ہوتی تھی، صبح اُٹھنا ہے، مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہونا ہے، اذان پڑھنی ہے، پھر مَحْبُوب آقا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئیں گے، دیدار کے جام پینے کو ملیں گے، آہ! اب تو یہ آس بھی ختم ہوگئی، پہلے جب دِل کرتا تھا، حاضِر خِدمت ہو کر لَذَّتِ دیدار سے سینہ ٹھنڈا کر لیتے تھے، ہائے افسوس! اب جائیں تو کہاں جائیں، اب مَحْبُوب کو کہاں تلاش کریں...؟

کبھی بیمارِ محبت بھی ہوئے ہیں اچھے | روز اَفزُوں ہے مرض، کام دوا نے نہ دیا

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فراقِ رسول میں زِندگی گزار رہے ہیں، اب بَس ایک ہی صُورت باقی ہے، دُکھ دَرْد مٹانے والے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کم از کم خواب میں ہی تشریف لے آئیں، چلو یُوں ہی اپنا جَلْوَہ دِکھا دیں....

سامنے جَلْوہ گر پیکرِ نُور ہو، منکروں کا بھی سرکار شک دُور ہو
کر کے تبدیل اِک دِن لباسِ بشر، دونوں عالم کے سرکار آجایئے!
میرے گلشن کو اک بار مہکایئے، اپنے جلووں کی بارش میں نہلایئے!
دیدۂ شوق کو کیجئے بہرہ وَر، دونوں عالم کے سرکار آجایئے!

ایک رات جب حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ آرام فرماتھے، اس رات بھی نیند نہ جانے کیسے آگئی ہو گی، ورنہ محسوس یہی ہوتا ہے کہ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یادِ مصطفےٰ کے چراغ جلائے راتیں گزارتے ہوں گے، دِل یہی کہتا ہے کہ شاید اُس رات بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بستر

پر لیٹے یادِ مصطفےٰ میں مَصرُوف رہے ہوں گے، کبھی مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری مسکراہٹ کو یاد کرکے مسکرا پڑتے ہوں گے، کبھی ہجر و فراق کو دیکھ کر رَو پڑتے ہوں گے، پھر نہ جانے کب آنکھ لگ گئی ہو گی۔

خالِدؔ میں صِرف اتنا کہوں گا، جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر
عِشْقِ نبی میں روتے روتے کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آنکھیں بَند ہوئیں، قِسْمت جاگ اُٹھی، دِل کے سلطان آقا، مَحْبُوب آقا، دِل کا چین آقا، قرار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشِق کو دیدار کروانے کے لیے خواب میں تشریف لے آئے۔

پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ! اے بِلال...! یہ کیا بے وَفائی ہے؟ تُم نے ہماری زیارت کے لیے آنا ہی چھوڑ دیا...؟

اللہ! اللہ! پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سُنا، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آنکھ کھلی، سُواری تیار کی اور سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گئے۔

اللہُ اَکْبَر! ایک عاشِقِ رَسُول مدینے کے سَفَر پر ہے، مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بلایا ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کیفیت کیا ہو گی؟ یہ تو مَعْلُوم نہیں کیا جا سکتا، البتہ دِل ہی دِل میں حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی اُس وقت کی کیفیات کا تصور باندھنے کی کوشش کیجیے! ❁ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کیا سوچتے ہوں گے؟ ہاں! ہاں! جلد ہی میں مدینۂ پاک کی گلیوں میں پہنچ جاؤں گا ❁ جلد ہی مسجد نبوی شریف نظر آئے گی ❁ مدینۂ پاک کے خُوبصورت دَر و دِیوار ہوں گے ❁ غریبوں کو پالنے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بُلایا ہے، جلوہ بھی تو دکھائیں گے، دیدار کے جام بھی تو پلائیں گے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی، میں بھی مدینے جاؤں | سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں
کاٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے | یُوں ہی گزار دُوں میں اَیَّام زِندگی کے
پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو واروں | ذَرّوں کو دُوں سلامی، دَر کی کروں غُلامی
دِیوار دَرْ کو چوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں | محبوب سے لپٹ کر روتا رہوں برابر

اللہ! اللہ! سَفَر کرتے کرتے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کو مدینہ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار نظر آئے ہوں گے، یہ وہ لمحہ ہے، جب پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپسی پر سُواری کو تیز کر دیا کرتے تھے، اس وقت حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیفیات کیا ہوں گی؟ مدینہ مُنَوَّرہ پر برستا ہُوا نُور، وہاں کے روشن روشن درو دِیوار دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ بے تاب ہو گئے ہوں گے، دِل میں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تڑپ مزید بڑھ گئی ہو گی، دِل مچل گیا ہو گا، دھڑکن تیز ہو گئی ہو گی۔

اَللہُ اَکْبَر! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ مدینۂ پاک پہنچے مگر آہ! حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں نہیں ہیں، اَزْواجِ پاک کے حجروں میں بھی نہیں ہیں، آہ! غُلام کو مُلْکِ شام سے بُلایا اور خود پردے میں تشریف فرما ہیں۔

کیوں آنکھ مِلائی تھی، کیوں آگ لگائی تھی
اب رُخ کو چھپا بیٹھے، کر کے مجھے دِیوانہ

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوئے، اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر ملنے لگے، روتے جاتے تھے، گویا یہ عرض کر رہے تھے:

اُٹھا دو پردہ، دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حِجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے (1)

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:180۔

اَہْلِ مدینہ کو حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی، کئی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم مُؤَذِّنِ رَسُول سے ملنے کے لیے حاضِر ہوئے، سلام، دُعا کے بعد سب نے کہا: بِلال! وہ اذان جو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سُنایا کرتے تھے، آج پھر ایک بار وہ اذان سُنا دو۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مَعْذِرت کی کہ اب اذان دے نہیں سکوں گا، پہلے جب اذان پڑھتا تھا، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا تھا، سامنے چہرۂ وَالضُّحٰی کی زیارت کیا کرتا تھا، آج جب اذان پڑھوں گا، دیدار سے محروم رہوں گا تو دِل برداشت نہیں کر پائے گا، آہ! آج مجھے اس فرمائش سے مُعَاف رکھو! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم اِصرار کر رہے ہیں، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ انکار کر رہے ہیں، اتنے میں پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے نواسے امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما تشریف لے آئے، حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے شہزادوں کو سینے سے لگایا، پیار کیا، اب شہزادوں نے کہا: بلال! ہمارے نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جو اذان سُنایا کرتے تھے، آج وہی اذان پھر سنا دو! بھلا ان شہزادوں کی بات کیسے ٹالی جا سکتی تھی۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے شہزادوں کے حکم پر سَر جھکا دیا، اذان دینے کی جگہ تشریف لائے، کانوں پر ہاتھ رکھے اور پُر سَوز آواز میں پڑھا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اذان کی یہ پُر سَوز آواز مدینۂ پاک میں گونج گئی، سرزمینِ مدینہ پر ایک لرزہ طاری ہوا، کہرام مچ گیا، لوگوں کی چیخیں بلند ہو گئیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے دِل بے تاب ہو گئے، ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھتے تھے: امی جان! حضرت بِلال تو آ گئے، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کب تشریف لائیں گے؟

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اذان پڑھ رہے تھے، مدینۂ پاک میں قیامت کا مَنْظَر تھا، جب حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ نگاہ اُٹھی، منبرِ نُور پر پڑی،

آہ! منبر خالی تھا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ یادِ مصطفےٰ سے تڑپ گئے، دِل بے قابُو ہو گیا اور شِدَّتِ غم سے غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ (1)

تمہارے ہجر میں کیوں زندگی نہ مشکل ہو | تم ہی جگر ہو، تم ہی جان ہو، تم ہی دِل ہو

دِل ہجر کے درد سے بوجھل ہے، اب آن ملو تو بہتر ہو

اس بات سے ہم کو کیا مطلب، یہ کیسے ہو! یہ کیوں کر ہو!

دِل میں عشقِ رسول بڑھائیے!

اے عاشقانِ رسول! یہ عشقِ رسول کی کیفیات ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی سوزِ بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ سے حِصَّہ نصیب فرمائے۔ اپنے دِل میں عشقِ رسول بڑھائیے! عشقِ رسول کی شمع کو مزید روشن کیجیے، ❁ درودِ پاک پڑھا کیجیے! ❁ سُنّتوں پر چلا کیجیے! ❁ تِلاوتِ قرآن کی عادَت بنایئے! ❁ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر، گنبدِ خضراء کا تصور باندھ کر پُر سوز نعتیں سُنا کیجیے! ❁ سیرتِ مصطفےٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر لکھی ہوئی کتابیں پڑھا کیجیے! ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پڑھا کیجیے! ❁ اولیائے کرام کی سیرت بالخصوص ان کی عشقِ رسول والی کیفیات پڑھا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو گی۔

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو | سوزِ بِلال بَس مری جھولی میں ڈال دو

دُنیا کے سارے غم مرے دِل سے نِکال دَو | غم اپنا یاحبیب! برائے بِلال دو (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...سیر اعلام النبلاء، رقم:81، بلال بن رباح...الخ، جلد:3، صفحہ:222 مفصلاً۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔

میدانِ محشر میں اذانِ بلال کی گونج

پیارے اسلامی بھائیو! اذانِ بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی بھی کیا نِرالی شان ہے...!! قیامت والے دِن آپ کی شان و عظمت کیسی ہو گی، روایت سنیئے ! ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام علیہم السَّلام کا ذِکْر فرما رہے تھے، روزِ قیامت انبیائے کرام علیہم السَّلام کی شان کیا ہو گی، یہ موضوع تھا، اس سلسلے میں غیبوں پر خبر دار نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت صالِح علیہ السَّلام روزِ قیامت اپنی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، میں بُراق پر سُوار ہو کر آؤں گا، پھر آپ نے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ کی جانِب نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: بِلال کی یہ شان ہو گی کہ جنّتی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، اذان پڑھتے ہوئے میدانِ محشر میں آئیں گے، بِلال کی اذان کی آواز سب سُنیں گے، اس وقت انبیائے کرام علیہم السَّلام کی نِگاہیں بھی بلال پر لگی ہوں گی، جب بِلال اذان مکمل کر لیں گے تو انہیں جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ **انبیائے کرام علیہم السَّلام اور شُہَداء کے بعد بِلال پہلے شخص ہوں گے جنہیں جنّتی لباس ملے گا۔**(1)

سُبۡحٰنَ اللہ ! کیا شانِ بِلال رَضِیَ اللہُ عنہ ہے...!! گویا قیامت والے دِن بھی اذانِ بلال کی گونج ہو گی، سب اَہۡلِ محشر اس پُرسوز اذان کا لطف اُٹھائیں گے۔ اللہ کرے، ہمیں اِیمان پر موت نصیب ہو جائے۔ اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم ! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہم بھی اذانِ بِلال سننے کا مزہ لیں گے۔

اذان دینے کی عادت بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اذان دِین کی پہچان ہے۔ آج کل ہمارے ہاں عموماً مسجدوں میں

1...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:459تا460۔

موَذِّن مقرّر ہوتے ہیں، پھر بھی ہمیں چاہیے کہ کبھی کبھی یا روز ہی موقع نصیب ہو تو اجازت لے کر اذان پڑھنے کی سَعادت حاصِل کیا کریں۔ چند احادیثِ کریمہ سنیے!

❁ معجمِ کبیر میں حدیث ہے: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا تو قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[1] ❁ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان اِیمان کی بنا پر ثواب کی نِیّت سے کہی، اس کے پچھلے گُناہ معاف ہو جائیں گے۔[2] ❁ ایک حدیث شریف میں ہے: ہر خُشک و تَر چیز جس تک اذان کی آواز پہنچتی ہے، وہ اذان دینے والے کے لیے بخشش کی دُعا کرتی ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! کیسی پیاری پیاری فضیلتیں ہیں، ہمیں چاہیے کہ حضرت بِلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ادا کو ادا کرنے کے لیے، کلمۂ حق بلند کرنے کے لیے، نیکیاں کمانے، گُناہ بخشوانے کے لیے اور جنّت کا حقدار بننے کے لیے اذان پڑھا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

آپ اذان پڑھنے، سننے کی مزید فضیلتیں جاننا چاہیں اور اس تَعَلُّق سے مفید معلومات سیکھنے کا شوق ہو تو امیرِ اہلسنت کا مختصر رسالہ **فیضانِ اذان** پڑھ لیجیے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:242، حدیث:13378۔
2… سنن کبریٰ للبیہقی، جلد:1، صفحہ:809، حدیث:2039۔
3… ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب فضل الاذان…الخ، صفحہ:124، حدیث:724۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃُالمدینہ بالِغان

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے نفرت کا جذبہ اور نیک نمازی بننے کی سَعادت پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجیے! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی سنور جائے گی، اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا سے بے رغبتی کی دولت بھی ملے گی اور اَخلاق و کردار بھی سَنْوَر جائیں گے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدرسۃُالمدینہ بالغان** بھی ہے جس میں درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ۞ قرآنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے ۞ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ۞ **مگر افسوس!** آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں ۞ بہت لوگوں کو دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا ۞ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تَجْوِید اور مَخارج کی ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی۔

اَلحمدُ للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی مختلف مساجد اور مارکیٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃُالمدینہ بالغان کی کلاسز لگا کر قرآن کریم کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے ۞ جن میں دُرست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے ۞ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں ۞ سُنّتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ۞ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجیے! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی تعلیم القرآن، صفحہ: 675، حدیث: 2907۔

فیشن پرست کی زِندگی میں بہار آگئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں ایک فیشن ایبل(*Fashionable*)نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافِل زِندگی کے دِن گزار رہا تھا، میری گُنَاہوں بھری زِندگی میں بہاریُوں آئی کہ مجھے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلے کی سَعَادت مل گئی، بَس پھر میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہوگیا، مدرسۃُ المدینہ بالغان کی برکات نے میرے تاریک دِل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے روشن کردیا، اس میں مجھے قرآنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی سَعَادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لله! مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زِندگی میں بہار آگئی اور فیشن پرستی سے نجات بھی مِل گئی۔

ترا شکر مولیٰ دیا دینی ماحول | نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے | نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے پہلے درخت لگانے کی فضیلت واہمیت اور پھر توکل وقناعت کے مدنی پھول بھی سنتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی اور شجرکاری مہم

پیارے اسلامی بھائیو! درختوں کے بے شمار فوائد کے پیشِ نظر "دعوتِ اِسلامی انڈیا" اِنْ شَآءَ اللّٰہ پورے ہندوستان میں "لاکھوں پودے" لگانے کا ذِہن رکھتی ہے۔ ایک

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:647-648۔

رپورٹ کے مطابق اب تک پورے ہندوستان میں 5 لاکھ 47 ہزار پودے لگائے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید پودے لگانے کا عزم مصمم رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی انڈیا کی جانب سے 1 جولائی سے 15 جولائی 2026 کے درمیان ملک کے مختلف حصوں میں شجرکاری مہم (Plantation Drive) چلایا جارہا ہے۔ ☆فی اسلامی بھائی کم از کم 12، 12 پودے لگانے کا ہَدَف ہے۔ آپ سے بھی درخواست ہے کہ اس کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیکر اس صدقۂ جاریہ کا حصہ بنیں۔

(1) حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو کچھ اُگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا پرندہ کھائے تو وہ اس کے لئے قیامت تک صدقہ ہو گا۔[1]

(2) اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی دَرخت لگایا اور اُس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اُس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس (لگانے والے) کے لیے صَدَقہ ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا نے کس قدر ترغیب دلائی ہے درخت لگانے کی اور اسے عمل کو زبردست صدقہ قرار دیا ہے جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے مرحومین اور زندہ لوگوں کے کے ایصالِ ثواب کے لئے بھی درخت لگاسکتے ہیں جو کہ ایک بہترین صدقہ جاریہ ہو گا۔ صدقَۂ جاریہ سے مراد ایسا صدقہ جس کے فوائد صدقہ کرنے والے کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی برقرار رہیں وہ فوائد صدقہ کرنے والے کو بھی ملتے رہتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بھی، اس کا فائدہ لگانے والے کو

1 … مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب فضل الغرس والزرع، رقم ۱۵۵۲، ص ۸۳۹

2 … مسند امام احمد، حدیث عمرو بن القاری عن ابیہ عن جدہ، ۵/ ۵۷۴، حدیث: ۱۶۵۸۶

اس طرح ہو گا کہ جب تک وہ درخت لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہے گا اس کو بھی ثواب ملتا رہے گا اور لوگوں کو فائدہ اس طرح ہو گا کہ جب تک وہ درخت قائم ہے لوگ اس درخت سے اس کی شاخوں اس کے پتوں سے اس کی ٹہنیوں سے اگر وہ پھل دار ہے تو اس پہ لگے پھل سے، اگر وہ ختم بھی ہو جائے تو اس کی لکڑی تک سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے، یعنی درخت اگر برقرار نہ بھی رہے تو بھی اس کا فائدہ لوگ اٹھاتے رہیں گے، ہمارے گھروں میں موجود لکڑی کے فرنیچر، وہ بیڈ جس پہ ہم آرام کرتے ہیں وہ اسی درخت کی مرہون منت تھا جو اب باقی نہیں رہا، وہ صوفہ جس پہ ہم سکون سے بیٹھتے ہیں، وہ ٹیبل جس پہ ہم اپنے سامان کو رکھتے ہیں، سب سے بڑھ کر وہ دروازے جو ہمارے کمروں یا گھروں کی زینت کا باعث بنتے ہیں یہ تمام کے تمام ہم اسی درخت کی لکڑی سے ہی حاصل کرتے ہیں انہی فوائد و ثمرات پیشِ نظر نبی پاک کے پیارے صحابہ نے عملی طور پر اس کارِ عظیم کا اقدام کیا جیسا کہ

شجرکاری اور صحابیِ رسول

حضرت ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مرتبہ اَخروٹ کا درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے آپ کو دیکھ کر کہا: **”حضور آپ تو بزرگی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں یعنی اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ آپ کا وقتِ وصال بہت قریب ہے، (اس کے باوجود بھی آپ درخت لگا رہے ہیں جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ) اس درخت کے پھل آپ نہیں بلکہ دوسرے کھائیں گے۔“** حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کی یہ بات سن کر ارشاد فرمایا: **”(ہمیں معلوم ہے کہ) پھل اور لوگ کھائیں گے (مگر اس کا) اَجر مجھے (میرے وصال کے بعد بھی) ملے گا۔“**[1]

1 ۔۔۔ شرح الطیبی، کتاب الزکوۃ، باب فضل الصدقۃ، 122/4، تحت الحدیث: 1900

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ صحابی رسول نے کتنا خوبصورت جواب دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ پھل اوروں نے کھانا ہے لیکن اس کا اجر وثواب مجھے ملتا رہے گا۔ اے کاش کہ ہمیں بھی یہ نیک جذبہ مل جائے اور ہم بھی درخت لگانے کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جائیں۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح درخت لگانے کے اخروی فوائد ہیں، اسی طرح سائنسی فوائد بھی ہیں۔ آیئے! پہلے کچھ درخت لگانے کی اچھی اچھی نیتیں سنتے ہیں پھر درخت لگانے کے سائنسی فوائد بھی سنیں گے۔

درخت لگانے کی اچھی اچھی نیتیں

دَرخت لگانے کے لیے بہت سی اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں مثلاً دَرخت لگا کر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ادا کو ادا کروں گا، کیونکہ دَرخت لگانا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت ہے۔ ☆صَحابۂ کِرام نے بھی دَرخت لگائے اور کھیتی باڑی کی لہٰذا شجرکاری کرکے ان کی ادا کو ادا کروں گا۔ ☆دَرخت لگا کر ماحولیاتی آلودگی کو کم کروں گا تاکہ مسلمانوں کے لیے راحت وسکون کا سامان ہو۔ ☆دَرخت لگا کر صَدَقہ کا ثواب کماؤں گا اس لیے کہ دَرخت آکسیجن پیدا کرتے ہیں جو اِنسانوں اور جانوروں کے لیے یکساں مُفید ہے۔ اِس کے علاوہ بھی حَسبِ حال مَزید اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔ آیئے اب ہم درخت لگانے کے سائنسی فوائد سنتے ہیں:

درخت لگانے کے سائنسی فوائد

سائنسی تحقیق کے مُطابق بھی درخت لگانے کے بڑے فَوائد ہیں۔ دَرخت اور پودے

کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے اور آکسیجن فَراہم کرتے ہیں۔ آکسیجن انسانی زندگی کے لیے اِنتہائی ضَروری ہے، اِس کے بغیر اِنسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ پاک نے دَرختوں اور پودوں کو اِنسان کی خِدمت کے لیے لگایا ہوا ہے، یہ گندی ہوا لے کر اپنی پاکیزہ ہوا دیتے ہیں۔ دَرجہ حَرارت کو بڑھنے نہیں دیتے، درخت اور پودے فضائی آلودگی (یعنی دُھواں اور گرد وغیرہ جو اُڑتی رہتی ہے اس) میں کمی کرتے ہیں، دَرخت اور پودوں کی کثرت سے ماحول ٹھنڈا اور خُوشگوار رہتا ہے، اس سے بجلی کی بھی بچت ہوتی ہے کیونکہ جو آلات گرمی دُور کرنے کے لیے اِستعمال ہوتے ہیں ان کی ضَرورت میں کمی آجاتی ہے یا بالکل ہی چھٹکارا مِل جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے وطنِ عزیز کو اِس طرح دَرختوں اور پودوں سے آراستہ کریں گے تو بجلی کی بھی بچت ہوگی۔

درخت لینڈ سلائڈنگ (یعنی مٹی یا چٹان کے تودے کا پھسل کر اونچی جگہ سے گرنے) کی روک تھام کا بھی باعِث بنتے ہیں، کیونکہ دَرخت کی جڑیں زمین کی مٹی کو روک کر رکھتی ہیں، جس کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ یا لینڈ سلائڈنگ نہیں ہونے پاتی۔ یوں ہی دَرخت اور پودے "گلوبل وارمنگ" میں بھی کمی کا سبب بنتے ہیں۔ عالَمی ماحول کے دَرجۂ حرارت میں خطرناک حد تک اِضافہ "گلوبلوارمنگ" کہلاتا ہے، جس کی وُجوہات میں دَرختوں کا کاٹنا، صنعتوں کا تیزی سے قیام میں لانا اور گاڑیوں کا بے تحاشا دُھواں شامل ہے۔ اگر دَرختوں کی حفاظت کی جائے بلکہ مزید دَرخت لگانے کا اِہتمام کیا جائے تو ان خطرناک نقصانات سے بچنے کا بھی سامان ہو سکتا ہے۔ اگر آپ شجرکاری کے سلسلے میں تعاون کرنا چاہتے ہیں تو اپنے علاقے میں موجود دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران یا GNRF کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ فرمائیں۔

دعائے امیر اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ

یااللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسِطہ، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اُس مُبارَک باغ کا واسِطہ جس میں میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے درخت لگائے، جو کوئی کم از کم 12 پودے لگائے یا کسی کو لگانے کے لئے تیار کرلے اس کو اس وقت تک موت نہ دے جب تک خواب میں تیرے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نہ کرلے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "درخت لگایئے، ثواب کمایئے" (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت (قسط:6)) پڑھئے۔

ہم شجر کاری بڑھاتے جائیں گے	اور ثوابِ آخرت کو پائیں گے
سبز پودے چار سُو لگوائیں گے	خوب اپنے مُلک کو چمکائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکل و قناعت کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب توکل و قناعت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتم ہونے والا خزانہ ہے۔ (الزھد الکبیر، ص۸۸، حدیث: ۱۰۴) (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث:۲۴۲۶) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص۱۳۶ بتغیر قلیل)

☆روز مرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔(التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص ۱۲۶) ☆توکل کے تین درجے ہیں (۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کرنا (۲) اس کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کرنا۔ (۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔ (رسالہ قشیریۃ، ص ۲۰۳)

اعلان

توکل و قناعت کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

یاددِہانی

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ”اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

1... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 09 جولائی 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

توکل و قناعت کے بقیہ مدنی پھول

☆ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حرِص اور بے صَبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲) ☆ لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ (جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصًا) ☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔ (رسالہ قشیریۃ، ۱۹۸) ☆ بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذاً) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاہث، ۶۱/ ۱۳۹ ملخصاً) ☆ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثاً، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کفر و فقر سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (نسائی، ص 231، حدیث: 1344)

ترجمہ: اے اللہ میں کفر، فقر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مدنی پنج سورہ، ص 222)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

1 ... جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

یومیہ 56نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں ؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں ؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی ؟(4)رات میں سورۃُالملک پڑھ یاسُن لی ؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیح فاطمہ، سُورۃُالاِخلاص پڑھی ؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یاصِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یاسُن لئے ؟(7)شَجرے کے اَوراد پڑھے ؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے ؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں ؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی ؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی ؟(17)آپ اور جی کہہ کر بات کی ؟(18)مَدرسۃُالمدینہ (بالغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے ؟(20)دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے ؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے ؟(23)گھر درس ہوا ؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے ؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے ؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی ؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟(33)تہجُّد یاصلوٰۃُاللَّیل پڑھی ؟(34)اوّابین یااِشراق وچاشت پڑھیں ؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں ؟(36)12دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی ؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی ؟(38)جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے ؟(39)کچھ نہ کچھ وقت ”دعوت اسلامی کا چینل“ دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی ؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے ؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی ؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی ؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی ؟(47)ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر ومُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے ؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی ؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے ؟(53)فُضول باتوں سے بچے ؟(54)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے ؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟ (59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟ (60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟ (61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64) علاقائی دورہ کیا؟ (65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد